سوال

(27) قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قانون فطرت کا متبع خدا کی وحدانیت کا قائل اور اس کی ہستی کا مقر برگزیدہ کشن اینڈی کا معترف محض اس بناء پر کہ وہ اپنا طریقہ عبادت اسلامیہ سے جدا رکھتا ہے مشرک کافر دوزخی کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ (ثناء اللہ پریوا نرائن پور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے متعلق مغربی دنیا کی رائے

از محمد عنایت اللہ مالک آل انڈیا نمک لانظیر کمپنی متوطن رامہ ایڈی نظام دکن

قرآن عالم اسلام کا ایک مشترکہ قانون ہے۔ جو معاشرتی۔ ملکی تجارتی۔ فوجی۔ عدالتی۔ تعزیری۔ معاملات پر حاوی مذہبی ظابطہ جس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا۔ مذہبی رسوم سے لے کر حیات روزمرہ کے افعال روحانی تجارت سے جسمانی صحت۔ اجتماعی حقوق سے انفرادی حقوق اور دنیاوی سزا سے لے کر اخروی عقوبت تک تمام امور کو سلک ضابطہ میں منسلک کردیا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پر انسانوں کی رہنمائی کےلئے نازل فرمایا۔ تمام مذاہب عالم میں ایسا مکمل دستور العمل ہونے کا فخر اسلام صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ جس پر ستر کروڑ انسان فخر کررہے ہیں۔ مغرب کے نامور علماء کی ایک بڑی جماعت اسلام کو دنیا کا سب سے برگزیدہ اور مکمل مذہب مانتی ہے۔ اور جس کی تعریف میں رطب السلان ہے۔ ان میں سے چند مستشرقین کے خیالات جو بجائے خود ایک ضخیم کتاب کی صورت ہوگی اس لئے باختصار درج کئے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر موریس جو فرانس کے مشہور ماہر علوم عربیہ ہیں جنھوں نے بحکم گورنمنٹ فرانس قرآن کریم کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کیا تھا۔اپنے ایک مضون میں جولاہادل فرانسیسی زبان میں شائع ہوا تھا ایک اور فرانسیسی مترجم قرآن موسیوسالان ریناش کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ مقاصد کی خوبی اور اور مطالب کی خوش اسلوبی کے اعتبار سے یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے۔ اس کی فصاحت وبلاغت کے آگے سارے جہاں کے بڑے بڑے انشاء پرواز وشاعر سر جھکادیتے ہیں۔

اور ایک جگہ کہتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفقید الکلام مصنفہ سید امیر علی باب 17) روم کے عیسائوں کو جو کہ ضلالت کی خندق میں گرے پڑے تھے۔ کوئی چیز نہیں نکال سکتی تھی۔ بجزاُس آواز کے جو غار حرا سے نکلی

پروفیسر اڈوائز مونتے

اپنی تالیف اشاعت اسلام مذہب عیسوی اوراس کے مخالف مسلمان ص 71 پیرس 1890ء سمہ) میں لکھتے ہیں ۔ حضور ﷺ کا مذہب تمام کے تمام ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے ۔ جوج معقولیت کے امور مسلمہ پر مبنی ہے ۔ اور یہ وہ کتابہ ہے جس میں مسئلہ توحید ایسی پاکیزگی او جلال جبروت کی کمال تیقن کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ کے اسلام کے سوااس کی مثال کسی اور مذہب میں مشکل سے ملے گی ۔

ریورنڈ آر یحسوئل کنگ

اپنی تقریر دین اسلام میں جو 17 جنوری 1915 کو قدیم طور پر لیباٹرین چرچ نیونارڈز میں کی گئی فرماتے ہیں ۔

اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے ۔ اس میں وہ صرف مذہب اسلام کے اصول وقوانین درج ہیں ۔ بلکہ اخلاق کی تعلیم روزمرہ کے متعلق ہدایات اور قانون ہے اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد ﷺ کی تصنیف سب توریت وانجیل سے لیا گیا ہے ۔ مگر میرا ایمان ہے اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے اور الہام کا وجود مکمل ہے تو قرآن شریف ضروری الہامی کتاب ہے ۔ بلحاظ اصول اسلام مسلمانوں کو عیسا یئوں پ فوقیت ہے ۔

موسیو اوجین کلاقل

نامور فرانسیس مستشرق ہیں ۔ جنھوں نے مسلمانوں اور یہودیوں عیسا یئوں کے مذہب کی تحقیق میں عمر صرف کردی ۔ 1901ء سمہ کے فرانسیسی اخبارات میں مضمون شائع کرتے ہیں ۔ کہ قرآن مذہبی قواعد واحکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام پش کرتا ہے ۔

کونٹ ہنری دی کاسٹری

اپنی کتاب '' اسلام '' جس کا ترجمہ مصر کے مشہور مصنف احمد فتحی بک زاغلول نے 1898ء سمہ میں شائع کیا لکھتے ہیں ۔ کہ عقل بالکل حیرت زدہ ہے ۔ کہ اس قسم کا کلام اس شخص کی زبان سے کیونکہ ادا ہوا جو بالکل امی تھے ۔ تمام مشرق نے اقرار کیا کہ یہ وہ کلام ہے ۔ کہ نوع انسانی لفظا ومضا ہر لحاظ سے نظیر پش کرنے سے قاصر ہے ۔ محمد رسول اللہ ﷺ قرآن کو اپنی رسالت کی دلیل کے طور پر لائے جو تا حال ایک ایسا مہتم بالشان راز چلا آتا ہے ۔ کہ اس طلسم کو توڑنا انسانی طاقت سے باہر ہے ۔

انگلستان کا نامور موءرخ

ڈاکٹر گبن اپنی تصنیف '' انحطاط وزوال سلطنت روما '' کی جلد 5 باب 50 میں لکھتے ہیں ۔ قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت سے اور ایسے دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی کے سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی ۔

مسٹر ماما ڈیوک پکھتال

نے '' اسلام اینڈ ماڈرنزم ' لندن پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں ۔ اور جو بیغمبر ﷺ نے سکھائے ۔ وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں ۔ اور بس

کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو خبط کر یا ہے۔ حالانکہ اس قسم کے تمامی امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے۔ شیدایا نتقلید و مقلد مولوی صاحبان غور کرو دیکھو کہ

''کہتی ہے تجھے خلق خدا غایبانہ کیا''

الکس لولزون

فرانسیسی فلاسفر اپنی کتاب ''لائف آف محمد'' میں لکھتے ہیں۔ محمد (ﷺ) نے جو بلاغت و فصاحت شریعیت کا دستور العمل دنیا کے سامنے پش کیا۔ یہ وہ مقدس کتاب قران کریم ہے۔ جو اس وقت دنیا کے تمام ایک بٹا چھ حصے میں معتبر اور مسلم سمجھی جاتی ہے۔ جدید علمی اکتشافات میں جن کو ہم نے بزور علم حل کیا ہے یا ہنوز وہ زیر تحقیقی ہیں وہ تمام علوم اسلام و قرآن میں سب کچھ پہلے ہی سے پوری طرح موجود ہیں۔

موسیو سیدلو

فرانسیسی خلاصہ تاریخ عرب صفحہ 59۔63۔64۔ میں لکھتے ہیں۔ اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اسلام کو جو لوگ وحشیانہ مذہب کہتے ہیں۔ ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب واصول حکمت فلسفہ موجود ہیں۔

موسیو گاسٹن کار

نامور فرنچ مستشرق کے مضمون کا ترجمہ اسی زمانہ کے بیروت کے مشہور اخبار البلاغ 13 صفر 1330ھ نے شائع کیا۔ ہے لکھتے ہیں کہ ''اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی مذہب ہے۔ جس کو دنیا کی 2 بٹہ 3 آبادی نے حق تسلیم کیا ہے۔ اس علاقانہ مذہب کے قانون (قرآن) میں وہ تمام فوائد و مصالح موجود ہیں۔ جن سے زمانہ حال کا تمدن بنا ہے۔ اسلام ہی نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے زرائع یورپ کو پہنچائے۔ اگرچہ کوئی ہم سے اعتراف نہ کرے۔ مگر امر واقعہ یہی ہے''اور سوال کرتا ہے کہ روئے زمین سے اگر اسلام مٹ گیا مسلمان نیست و نابود ہوگئے قرآن کی حکومت جاتی رہی۔ تو کیا دنیا امن قائم رہ سکے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے ''ہر گز نہیں''

نامور جرمن فاضل

اور مستشرق جوایکمر دی بولف جرمن کے رسالہ دی ہائف بابت 1913ء میں ''اسلام اور حفظ صحت'' پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کو حفظ صحت کے اعتبار سے ساری دنیا کی آسمانی کتابوں میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ اسلام نے صفائی طہارت اور پاک بازی کے صاف و صریح ہدایات نافذ کرکے جراثیم ہلاکت کو مہلک صدمہ پہنچایا ہے۔

محقق عمانویس ڈی اش (اسرائیلی)

کوارٹر ریویو جلد 127 نمبر 254 میں زیر عنوان ''اسلام'' تحریر فرماتے ہیں۔ یہی عرب لوگ (قرآن کی مدد سے) یورپ کو انسانیت کی روشنی دکھانے آئے۔ جنھوں نے یونان کی مرد عقل اور علم کو زندہ کیا۔ اور مغرب و مشرق کو فلسفہ طب اور ہیت اور دلچسپ فن سکھانے کے لئے آئے۔ اور علوم جدیدہ کے بانی ہوئے۔

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ

اپنی کتاب ''پریچنگ آف اسلام'' صفحہ 379۔381 میں لکھتے ہیں۔

''مدارس میں قرآن کی تعلیم دی جائے۔ تو کچھ کم ترقی کا ذریعہ نہیں ہوسکتا۔ افریقہ کو ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ بجائے اپنی رائے سے حکومت کرنے کے انتظام سلطنت کے لئے ایک ضابطہ اور دستور العمل مل گیا۔ مسلمانوں کی تاثیر اور طرز اسلام سے افریقہ کے ملک میں اتنے بڑے بڑے شہر قائم ہوگئے۔ کہ یورپ کو اولاان باتوں کا یقین نہ آیا۔

مسٹر ایچ ایس لیڈر

بعنوان ''عربوں کا احسان تمدن پر'' اورنٹیل سرکل لندن میں فرماتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی تعلیم دینی ودنیاوی ترقیوں کا سرچشمہ ہے۔ عرب بحیثیت فاتح قوم امن وترقی بخش قوم کی شان اختیار کرنے لگے۔ تو اس کے لئے قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

مسٹر ای ڈی ماریل

نے 1912 میں رائل سوکا آف آرٹس میں ایک لیکچر شمالی نائیجریا پردیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن نے نظام تہذیب وتمدن پیدا کیا۔ شائستگی کی روح پھونکی۔ سیول گورنمنٹ کا نظام اور حدود وعدالت کے قیام میں اسلام بڑا معاون ثابت ہوا ہے۔ جہاں ابھی تک اسلام کی روشنی نہیں پہنچی۔ لوگوں کے فائدہ کے یہ بہت ضروری ہے کہ حکومت برطانیہ اس کو اسلام قائم رکھ کر اس کو مظبوط اور طاقتور بنانے کی کوشش کرے۔

جان جاک ولیک

مشہور فلاسفر جرمن نے مقامات حریری تاریخ ابوالفدا اور معلقہ طرفہ عربی تصانیف کا لاطینی میں ترجمہ کیا ہے اوران پر حواشی لکھے ہیں۔ لکھتا ہے کہ تھوڑی عربی جاننے والے قرآن کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ اگر وہ خوش نصیبی سے کبھی آپ ﷺ کی معجز نما قوت بیان سے تشریح سنتے تو یقیناً یہ شخص بے ساختہ سجدے میں گر پڑتے۔ اور سب سے پہلی آوازان کے منہ سے یہ نکلتی کہ پیارے رسول ﷺ پیارے نبی ﷺ ہمارا ہاتھ پکڑلیجئے۔ اور ہمیں اپنے پیروں میں شامل کر کے عزت وشرف دینے میں دریغ نہ فرمایئے۔

لندن کا مشہور ہفتہ وار اخبار

نیرسٹ ''13 اپریل 1922ء سنہ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ قرآن کی حسن وخوبی سے جس کو انکار ہے وہ عقل ودانش سے بیگانہ ہے۔

ایک عیسائی فاضل

راتو آفندی محاعص نے بیروت کے مسیحی اخبار الوطن 1911ء سنہ میں دنیا کا سب سے بڑا ہیرو کون ہے۔ پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''جب کوئی مسلمان قرآن وحدیث کا یسکوئی سے مطالعہ کرے۔ یا اس پر تدبر کی نظر ڈالے۔ تو ان میں سے دین ودنیا کے فلاح وبہبودی کے تمامی اسباب پائے گا۔

مشہور مسیحی پادری

ڈین وسینٹلی نے مشرقی کلیسا کے ص 279 میں لکھا ہے۔ قرآن کا قانون بلاشبہ بائبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

مسٹر رچرڈسن

نے ''نے قانون ازالہ غلامی انڈیا میں پیش کرتے وقت 1810ء میں فرمایا غلامی کی مکروہ رسم اٹھانے کےلیئے یہ ضروری ہے کہ ہندو شاستر قرآن سے بدل دیا جائے۔

کرنل انگرسال امریکہ

کے ایک مشہور دہریہ ہیں۔ جن کو اسلام اور عیسائیت تو کجا دنیا کے کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیئے اس فہرست میں ان کو خاص طور پر شریک کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہندسے کا راج ابحرؒ اعلم المثلثات ہے گر علم پیمائش ستاروں کے نقشے زمین کا حجم اعوجاج طریق شمس۔ سال کی صحیح مدت آلات ہیئت وغیرہ۔ مختلف قسم کے کلاک علم الکیمیات علم المعانات علم المناظر وغیرہ جنھوں نے اس قدر اختراعات اور ایجادکیں اور علوم وفنون کو اس قدر نشوونماوی وعیسائی نے تھے۔ ہم کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔ کہ موجودہ سائنس کا سنگ بنیاد پیروان اسلام کو ہی رکھنے کا فخر حاصل ہے۔ جو کسی مفید کام کےلیئے عیسائیت یا کلیسا کے منت پزیر نہیں ہیں۔

ہسٹری آف دی مورش ایمپائران یورپ

کے مصنف اور مشہور مستشرق جناب ایس پی اسکاٹ لکھتے ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ اس غیر معمولی مذہب (اسلام) کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں۔ کہ جو ہر جگہ امن وامان دولت وحشمت فرح سرور اپنے ساتھ لے گیا۔

مشہور فرانسیسی مورخ والیٹر

تہذیب اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ پادریو۔ راہبو۔ مجاورو۔ اگر تم کو ماہ جولائی میں (جب کہ رمضان کا مہینہ اس مہینے میں آئے۔) 4 بجے صبح سے 10 بجے شب تک آپ پر کھانے پینے کی ممانعت کا قانون عائد کردیا جائے۔ کسی قسم کی قماربازی ہوسب سے منع کردیا جائے۔ شراب حرام کردی جائے۔تپتے ہوئے صحراؤں سے گزر کرحج کو جانے کےلیئے کہا جائے۔ اپنی آمدنی کا ڈھائی فیصدی حصہ محتاجوں میں تقسیم کردیں۔ اگر آپ اٹھاراں عورتوں کی رفاقت کا لطف اُٹھاتے ہوں۔ اور ان میں سے 14 کو یک لخت کم کردیا جائے۔ توکیا آپ ایمانداری سے یہ کہنے کی جرائت کرسکتے ہیں کہ ایسا مذہب عیش پرست ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل ضعیف العقل ہیں۔ جو مذہب اسلام پر اتہامات والزام عائد کرتے ہیں۔ یہ سب بے جا اور صداقت سے معرا ہیں۔

بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو

ان سے کون ناواقف ہے مسجد ورکنگ میں جماعت مسلمین کے روبرو 28 دسمبر 1919ء سنہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ''قرآن کریم غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ سکھاتا ہے۔'' دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کم وبیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ہیں۔ مگر اسلام اس باب میں سب سے آگے ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت تعلیم اسلام کا سرمایہ ناز ہے۔ اسی لیئے اسلام نے تمام عالم گیر اخوت کا اصول دنیا کے روبرو پیش کیا ہے دنیا اسی اصول کی پیروی کرنے سے خوش حال ہوسکتی ہے۔

مہاتما گاندھی

اپنے مضمون میں جو (خدا ایک ہے) کے موضوع سے آپ ہی کے اخبار ''ینگ انڈیا'' میں شائع ہوا فرماتے ہیں۔ کہ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے مین زرہ برابر بھی تعامل نہیں ہے۔ ہندو مسلم اتحاد اور موپلوں کے بلوے پر گاندھی جی نے ایک مضمون اپنے اخبار میں لکھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تمام زندگی کے واقعات مذہب میں کسی سختی کو روا رکھنے کی مخالفت سے لبریز ہیں۔ جہاں تک مجھ کو علم ہے کسی مسلمان نے آج تک کسی کو زبردستی مسلمان بنانا پسند نہیں کیا۔ اسلام اگر اپنی اشاعت کے لئے قوت اور زبردستی استعمال کرے گا۔ تو تمام دنیا کا مذہب باقی نہ رہ جائے گا۔ یہ ہے وہ اسلام ''ماخوذ از پیام امن ''آجکل جو محض ضد اور اندھی تقلید اور زعم باطل کی وجہ سے انصاف سے ہٹ کر مقدس برگزیدہ اسلام پر جا و بیجا الزام تراشنے میں جو مشغول ہیں۔ ان کو چاہیے کہ میدان علم میں آنکھ کھولیں اور دیکھیں کے مشاہیر عالم کے آراء کیا ہیں۔ ؟اور خود اپنے ہاں کے نامور اہل قلم چندر پال۔ مسٹر بھوپندر ناتھ۔ ماسوائے اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ دور حاضرہ کی عالم گیر شخصیت کا انسان مہاتما گاندھی کے زرین ارشاد کو بہ نظر غائر دیکھو کہ صداقت اسلام کے وہ کس قدر دلدادہ ہیں۔ کیا وہ طبقہ جو اسلام پر الزام دھرتا ہے۔ یہ جائل ضعیف العقل و عقل و دانش سے بیگانہ ہیں۔ اس کا جواب فرانس کا مورخ والیٹر و لندن کا مشہور اخبار ہفتہ وار رائیٹر ریسٹ 13 اپریل 1922ء سنہ کی اشاعت میں دے چکا ہے۔ کہ بے شک اسلام کو الزام دینے والا جاہل ضعیف العقل و عقل و دانش سے بیگانہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 160

محدث فتویٰ